بسم اللہ الرحمن الرحیم

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

یوم سہ شنبہ

[illegible] ماہ احسان ۱۳۲۱ ہش | یکم جمادی الثانی ۱۳۶۱ھ | ۱۶ ماہ جون ۱۹۴۲ء | نمبر ۱۳۷

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۶ ماہ احسان ۔ حضرت سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے کے متعلق آج ۹ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کی صحت خدا تعالے کے فضل سے نسبتاً اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو نزلہ اور سردرد کی شکایت ہے۔ حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی جائے۔

آج بعد نماز عصر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے نے رضیہ سلطانہ بنت قاضی محبوب عالم صاحب نیلا گنبد لاہور کا نکاح ۵۰۰ روپیہ مہر پر سلطان محمود احمد صاحب المعروف سلطان برادرز کے ساتھ پڑھا۔ اللہ تعالے مبارک کرے۔

۱۲-احسان مولوی محمد عبد العزیز صاحب انسپکٹر بیت المال نے اپنے ولیمہ کی دعوت دی جس میں بہت سے اصحاب شریک ہوئے۔ کئی دنوں کی سخت گرمی کے بعد آج خدا تعالے کے فضل سے تھوڑی دیر زور کی بارش ہوئی۔

روزنامہ الفضل قادیان

یکم جمادی الثانی ۱۳۶۱ھ

اتحاد پارٹی اور اکالیوں کا مجوزہ سمجھوتہ

پنجاب میں حکمران اتحاد پارٹی، اور اکالیوں میں کچھ دنوں سے سمجھوتہ کی کوشش ہو رہی ہے۔ مگر باوجود اس کے کہ اکالیوں کے نمائندے سردار بلدیو سنگھ صاحب نے صاف اور واضح الفاظ میں اعلان کر دیا ہے۔ کہ اس سمجھوتہ سے ہندوؤں کے مفاد کو قطعاً کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ اور وہ کوئی ایسی بات منظور نہ کریں گے۔ جو ہندوؤں کے لئے نقصان دہ ہو۔ ہندو اخبارات انتہائی کوشش کر رہے ہیں۔ کہ اکالیوں اور یونینسٹ پارٹی میں کسی قسم کا سمجھوتہ نہ ہو سکے۔

ابھی تک سرکاری طور پر یہ نہیں بتایا گیا۔ کہ اس سمجھوتہ کے لئے کیا شرائط قرار پائے ہیں۔ یونینسٹ پارٹی اکالیوں کو کیا مراعات دے گی۔ اور اکالی ان کے مقابلہ میں کیا طریق عمل اختیار کریں گے۔ جو مسلمانوں کے اطمینان کا باعث ہوگا۔ تاہم خیالی اور قیاسی طور پر کئی امور زیر بحث لائے جا رہے ہیں۔ اور چونکہ متعصب ہندو نہیں چاہتے۔ کہ یہ بیل منڈھے چڑھے۔ اس لئے ہندو اخبارات جہاں ان امور کو بڑھا چڑھا کر پیش کر رہے ہیں۔ جن کے متعلق یہ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ سکھوں کی طرف سے اطمینان دلایا جائے گا۔ وہاں سکھ جن باتوں کے خواہاں سمجھے جاتے ہیں۔ ان کو معمولی قرار دیا جا رہا ہے۔ اخبار "پرتاپ" اس معاملہ میں سب سے پیش پیش ہے۔ باوجود اس کے وہ پوچھتا ہے "نہ معلوم کیوں کچھ مسلمانوں نے ہندوؤں کو اپنا سب سے بڑا دشمن سمجھ رکھا ہے۔" حالانکہ یہ بات کم از کم "پرتاپ" کو سب سے پہلے معلوم ہونی چاہیئے۔ جب ہندوؤں میں سے وہ لوگ جن کی نمائندگی کا فرض "پرتاپ" ادا کر رہا ہے۔ نہ صرف خود مسلمانوں سے کسی قسم کا سمجھوتہ اور اتحاد کرنے کے لئے تیار نہ ہوں۔ بلکہ اگر کوئی اور ادھر کا رخ کرے۔ تو اس کا راستہ بھی روک کر کھڑے ہو جائیں۔ تو "پرتاپ" ہی بتائے۔ ایسے لوگوں کو کیا سمجھا جائے۔

پھر "پرتاپ" (۱۲-جون) نے ایک طرف تو یہ لکھا ہے۔ کہ "مسلمان ہندوؤں کے مقابلہ میں ہر دوسرے کے ساتھ ملنے کو تیار ہیں۔ ہندو کو جھکانے کے لئے وہ ہر دوسرے کے سامنے جھکنے کو تیار ہیں۔" جس کا صاف مطلب یہ ہے۔ کہ یونینسٹ پارٹی اکالیوں کے ساتھ ایسا سمجھوتہ کر رہی ہے۔ جو مسلمانوں کو سکھوں کے آگے جھکانے والا ہے۔ لیکن دوسری طرف "پرتاپ" (۱۳-جون) یہ کہہ رہا ہے۔ کہ "جو کچھ اکالی دے رہے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں جو کچھ انہیں مل رہا ہے۔ اس کی کوئی حقیقت نہیں۔" ان دونوں متضاد بیانات میں سے کونسا درست اور کونسا غلط ہے۔ یہ "پرتاپ" ہی بتا سکتا ہے۔ جب مخالفت کرنے والوں کی یہ ذہنیت ہو۔ تو بآسانی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ وہ مخالفت میں کس قدر بااصول ہوں گے۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ سکھ کیا بلحاظ مذہب اور کیا بلحاظ سیاست جس قدر مسلمانوں کے قریب ہیں۔ اتنے ہندوؤں کے قریب نہیں۔ اور اگر ان میں حقیقی اتحاد پیدا ہو جائے۔ تو ہندوؤں کے لئے اس اتحاد میں شریک ہونا اور اس سے فائدہ اٹھانا کچھ بھی مشکل نہیں۔ لیکن مہاسبھائی ذہنیت کے ہندو مسلمانوں کو کوئی اہمیت دینے کے لئے تیار نہیں۔ وہ چاہتے ہیں۔ کہ سارے ہندوستان میں اپنی اکثریت کے بل بوتے پر ان صوبوں میں بھی مسلمانوں کو اپنے جوتے تلے رکھیں۔ جہاں مسلمانوں کو اکثریت حاصل ہے۔ اس لئے وہ ہر اس اتحاد کی مخالفت کرتے ہیں جس میں مسلمان شریک ہوں۔ اسی ذہنیت کے ہندو اس وقت تک ہندو مسلم اتحاد میں حائل ہو رہے ہیں۔ اور اس وقت بھی جبکہ خطرات کا طوفان امڈا چلا آ رہا ہے۔ ظالم اور دشمن ہندوستان پر نہ صرف آنکھ لگائے بیٹھے ہیں۔ بلکہ کئی مقامات کو نشانہ ستم بھی بنا چکے ہیں۔ وہ اس بات کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ کہ آپس میں متحد ہو کر مشترکہ مصائب کو اپنے سے دور رکھنے کی کوشش کریں۔

چونکہ سمجھوتہ کے مصدقہ شرائط ابھی تک معرض اشاعت میں نہیں آئے۔ اور جو قیاس آرائیاں کی جا رہی ہیں۔ ان کو وزیر اعظم پنجاب اور سردار بلدیو سنگھ صاحب دونوں نے بے بنیاد اور شر انگیز قرار دے دیا ہے۔ اس لئے ان کے متعلق فی الحال کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ مگر اس موقعہ پر ہم اس طرف توجہ دلائے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کہ جہاں سیاسی اور ملکی معاملات میں عدل و انصاف کو پیش نظر رکھنا چاہیئے۔ وہاں مذہبی امور کے متعلق بھی پوری پوری رواداری سے کام لینا چاہیئے۔ اور کوشش کرنی چاہیئے کہ کسی مذہبی معاملہ پر جو پابندیاں عائد ہوں۔ وہ دور ہو جائیں۔ مثلاً سکھ اگر یہ چاہیں۔ کہ جھٹکہ پر کوئی پابندی نہ رہے۔ تو مسلمانوں کو فراخ دلی کے ساتھ اسے منظور کر لینا چاہیئے۔ اسی طرح مسلمان جب یہ چاہتے ہیں کہ کسی جگہ مسجد بنانے۔ اور اذان دینے میں قطعاً کوئی روکاوٹ نہ باقی رہے تو سکھوں کو بطیب خاطر اسے قبول کر لینا چاہیئے۔ سکھوں کے جھٹکہ کھانے سے مسلمانوں کا کچھ نہیں بگڑتا۔ اور مسلمانوں کے مسجد بنانے۔ اذان دینے۔ اور نماز پڑھنے سے سکھوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔ پس سمجھوتہ منصفانہ اور مساویانہ شرائط پر ہونا چاہیئے۔ تاکہ وہ دیرپا اور مستقل ثابت ہو سکے۔ اور اس سے مفید نتائج نکل سکیں۔

صوبیدار خوشحال خان صاحب کے قتل کے متعلق جماعت احمدیہ ڈلہوزی کی قرار داد

صوبیدار خوشحال خان صاحب سکنہ موضع مینی تحصیل صوابی علاقہ سرحد کو جو بتاریخ ۲۹ مئی مسجد سے نماز جمعہ پڑھ کر واپس آتے ہوئے بے دردی سے قتل کیا گیا ہے۔ اس سے تمام احمدی احباب جو روئے زمین کے ہر براعظم میں آباد ہیں انکے دل غم و غصہ سے لبریز اور بے تاب ہیں۔ جس کا اظہار الفاظ میں مشکل ہے۔ علاقہ سرحد جہاں پر خونی مہدی کا عقیدہ رکھنے والے لوگ انگریزوں کا خون کرنا اپنے نزدیک باعث ثواب سمجھتے ہیں۔ وہاں پر صوبیدار خوشحال خان صاحب مرحوم بسبب احمدی ہونے کے خونی مہدی کے خلاف عقیدہ رکھتے تھے۔ اور برٹش گورنمنٹ کی مدد کرنا اپنا مذہبی فرض سمجھتے تھے۔ محض اسی وجہ سے ان کو بے رحم اور وحشی ظالموں نے موت کے گھاٹ اتار دیا۔ اس صورت میں نہ صرف صوبیدار صاحب کے قتل کی سزا مجرموں کو دینی ضروری ہے۔ بلکہ امن عامہ اور گورنمنٹ کے رعب کو قائم رکھنے کے لئے ازبس ضروری ہے۔ احمدی جماعت ڈلہوزی کی بخدمت گورنر جنرل صاحب اور سر جارج کننگھم گورنر صوبہ سرحد سے پُر زور عرض کرتی ہے کہ غیر جانب دار تحقیقات کرا کر مجرموں کو جلد سے جلد تختہ دار پر ایسے طریق اور ایسی جگہ یعنی پبلک میں لٹکایا جائے۔ کہ دوسروں کے لئے باعث عبرت ہو۔

ہمیں ہز ایکسی لنسی سر جارج کننگھم گورنر سرحد کی عدل پسند طبیعت سے پُورا یقین ہے۔ کہ مجرموں کو پوری پوری سزا دیکر لاکھوں افراد جماعت احمدیہ کے مجروح دلوں کو تسلی دیں گے۔ ہم کل دنیا کے احمدی اپنے بھائی صوبیدار خوشحال خان صاحب کے قاتلوں کو عبرت ناک سزا دیئے جانے کے سخت منتظر ہیں۔ نیز ہمیں کامل یقین ہے کہ حکومت صوبیدار صاحب مرحوم کے پسماندگان کی خاص طور پر حفاظت کا انتظام کرے گی۔

خاکسار عبدالمجید خان ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ۲۰ پارک اسٹیٹ ڈلہوزی برائے پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ڈلہوزی

مسلمان اور ہندوستان کے موضوع پر جناب سردار محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور کا دلچسپ لیکچر

قادیان ۱۴ احسان ۱۳۲۱ ہش آج بعد نماز مغرب مسجد اقصےٰ میں زیر صدارت حضرت میر محمد اسحٰق صاحب مجلس ارشاد کا جلسہ ہوا۔ جس میں جناب سردار محمد یوسف صاحب ایڈیٹر اخبار نور نے "مسلمان اور ہندوستان" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ جس میں آپ نے نہایت موثر انداز سے ثابت کیا۔ کہ ہندوستان کے تمام مذاہب اور تمام اقوام مسلمانوں کے زیر بار احسان ہیں۔ انہوں نے توحید شدھی عورتوں کو ورثہ دینا مسلمانوں سے سیکھا۔ رواداری کی تعلیم مسلمانوں سے لی نہ صرف یہی بلکہ تمدن لباس کھانے پینے اور رہنے سہنے کے طور و طریق پر بھی مسلمانوں نے گہرا اثر ڈالا۔ ان سب باتوں کے ثبوت میں آپ نے ہندو معززین کی آراء پیش کیں۔ لیکچر بہت دلچسپی سے سنا گیا۔

آخر میں صاحب صدر نے فرمایا۔ اسلام ایسا مذہب ہے کہ بعض دفعہ منکر بھی خواہش کرتے ہیں کہ کاش یہ مسئلہ ہمارے مذہب میں بھی ہوتا۔ مقررہ پروگرام کے مطابق جلسہ سوا نو بجے ختم ہوا۔

بہاولپور کے احمدی احباب کو اطلاع زمیندار احمدی بھائیوں کے لئے یہ خبر نہایت خوشکن ہوگی۔ کہ ریاست بہاولپور میں گورنمنٹ آف انڈیا کے حکم کے ماتحت جناب چودہری غلام اللہ صاحب دہلی سے انفراڈیڈی ڈل کے سلسلہ میں تبدیل ہو کر آئے ہیں۔ صاحب موصوف کا قیام یہاں چھ ماہ کے لئے ہوگا۔ احباب ان سے فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔ خاکسار میرزا محمد سیف اللہ خان فاروق بہاولپور

نظارت امور عامہ کا ضروری اعلان

مقامی کارکنان خصوصاً سیکرٹریان امور عامہ کی فوری توجہ کے لئے

ایک اور احمدیہ کمپنی قائم کرنے کی تجویز ہوئی ہے۔ جس کے لئے سردست ۲۵۰ ایسے افراد کی ضرورت ہے۔ جو کم از کم مڈل تک تعلیم یافتہ ہوں۔ انہیں کمپنی کے قائم کرنے سے پہلے سکھلانا مقصود ہے۔ ان کے لئے یہ موقعہ ہوگا۔ کہ اگر وہ انتظامی قابلیت کا ثبوت دے سکیں۔ تو پھر ان کی قابلیت کے مطابق انہیں عہدہ دار مقرر کیا جائے گا۔ اور ان کی ترقی کے لئے گنجائش ہوگی۔ یاد رہے کہ یہ باقاعدہ فوجی کمپنی ہوگی۔

نظارت امور عامہ گذشتہ سال سے اس بات کے لئے کوشاں تھی۔ کہ قادیان میں ملٹری کی طرف سے سب آفس کھولا جائے۔ تاکہ جماعت احمدیہ کی بھرتی کے لئے آسانی پیدا ہو۔ اس سال بھی یہ کوشش جاری رہی اور خوشی کا مقام ہے کہ آخر نظارت کی کوشش بار آور ہوئی۔ اس کی تجویز کے مطابق ریکروٹنگ افسر کی سفارش پر آرمی ہیڈ کوارٹرز کی طرف سے کیپٹن صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کو آنریری طور پر اسسٹنٹ ریکروٹنگ افسر مقرر کیا گیا ہے۔ پس ایسے افراد جو طبی معائنہ کے مطابق قابل بھرتی ہوں قادیان آکر براہ راست بھی بھرتی ہو سکتے ہیں۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے موجودہ جنگ کی نازک صورت کو دیکھتے ہوئے جماعت کو بارہا اپنے خطبات میں ان ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی ہے۔ جو برٹش گورنمنٹ کی امداد کے بارے میں ہم پر عائد ہوتی ہیں نیز حضور نے آئندہ کے خطروں کو بھی نمایاں کر کے دکھایا ہے۔ اس لئے احباب خصوصاً مقامی کارکنان جماعت احمدیہ کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ دوسری احمدیہ کمپنی قائم کرنے کے لئے ۲۵۰ کس تعلیم یافتہ احباب اور یکصد دوسری نفری مہیا کرنے کے لئے فوراً متوجہ ہوں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے نظارت کو ہدایت فرمائی ہے۔ کہ مطلوبہ نفری پندرہ دن کے اندر اندر مہیا کی جائے۔ اور حضور کے اس ارشاد کی تعمیل مخلصین جماعت کے لئے کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ ناظر امور عامہ و خارجہ

دوسو پورجموں میں آل انڈیا مسلم گوجر کانفرنس

آل انڈیا مسلم گوجر کانفرنس کے سیکرٹری نے ۱۸ جون ۱۹۴۲ء کے لئے نظارت دعوۃ و تبلیغ سے مبلغ طلب کیا۔ جو ان کو قومی ترقی کے وسائل بتائے۔ اس پر نظارت نے ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب آف موگا کو بھیجا۔ یہ کانفرنس ہمارے مبلغ کے پہونچنے سے نہایت کامیاب رہی ہے۔ ڈاکٹر صاحب کی پہلی تقریر کا یہ اثر تھا۔ کہ ان کے بعد کی تقریروں کے لئے بڑے بڑے معززین بھی شامل ہوتے رہے۔ ان تقریروں کا خود کارکنان مجلس پر یہ اثر تھا۔ کہ انہوں نے کہا کہ ہم ہمیشہ اپنی کانفرنس میں احمدی مبلغین کو بلایا کریں گے۔ چنانچہ ایک اور کانفرنس کے لئے انہوں نے ڈاکٹر صاحب کو شمولیت کی دعوت دی ہے جلسہ سے فارغ اوقات میں تعلیم یافتہ لوگوں سے علمی مذاکرہ ہوتا رہا۔ ڈاکٹر صاحب کو اس کانفرنس میں دوسرے مقررین کی نسبت زیادہ وقت تقریر کرنے کے لئے دیا جاتا رہا۔ (ناظم نشر و اشاعت)

درخواست دعا تار سے اطلاع آئی ہے۔ کہ جناب مولوی سید بشارت احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد کے چھوٹے بھائی حکیم میر سعادت علی صاحب سخت بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے خاص توجہ سے دعا فرمائیں۔

ذکر حبیب علیہ السلام

روایات حضرت منشی عبدالرحمٰن صاحب کپورتھلوی

بتوسط صیغہ تالیف و تصنیف ۔ قادیان

(۱)

خاکسار دراصل ضلع میرٹھ کا باشندہ ہے کپورتھلہ میں زیادہ دیر تک ملازم رہا۔ اس واسطے کپورتھلوی کہتے ہیں۔ بہت عرصہ ہوا کہ میں شہر میرٹھ میں مقیم تھا۔ غالباً ان ایام میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے آپ کو مجدد صدی چہاردہم تحریر فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ کتاب براہین احمدیہ کی فارسی نظم میں مجددوں کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

"رفتہ رفتہ رسید نوبت ما"

اس وقت میں ایک مولوی صاحب کے پاس ٹھہرا ہوا تھا۔ مجھے معلوم ہوا کہ سید احمد صاحب بریلوی مجدد صدی سیزدہم کے خلیفہ چھاؤنی میرٹھ میں تشریف لائے ہوئے ہیں۔ میں ملنے کے واسطے گیا۔ دیکھا تو ایک بزرگ بہت بوڑھے ضعیف العمر قریباً سو سال۔ ایک چارپائی پر بیٹھے ہیں۔ چونکہ بوجہ ضعیفی چلنے سے عاجز تھے۔ اس لئے ایک چوکی نماز پڑھنے کے واسطے چارپائی کے نزدیک رکھی تھی۔ اور پاخانہ کا انتظام بھی اسی کے قریب کیا ہوا تھا۔ میں السلام علیکم کہہ اور مصافحہ کر کے ان کے پاس بیٹھ گیا۔ انہوں نے خیال کیا۔ کہ یہ شخص کوئی اہل مقدمہ ہے اور دعا کے واسطے آیا ہے۔ مجھ سے کہنے لگے۔ آپ کا کوئی مقدمہ ہے۔ میں نے عرض کیا۔ کہ میرا کوئی مقدمہ نہیں۔ میں محض جناب کے سلام کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ اس پر انہوں نے کئی بار فرمایا۔ بہت اچھا کیا بہت اچھا کیا۔ میں نے عرض کیا۔ پہلے اسلام کا کیا حال تھا۔ اور اب کیا حال ہے۔ فرمانے لگے۔ کہ اب اسلام بہت ضعیف ہو گیا ہے پھر میں نے عرض کیا۔ یہ تو فرمائیے۔ اس چودھویں صدی کا بھی کوئی مجدد ہے فرمایا اور کئی دفعہ فرمایا۔ کہ ہاں ہے۔ اور تم کو معلوم ہو جائے گا۔ بعد ازاں میں السلام علیکم کہہ کر اور مصافحہ کر کے واپس چلا آیا۔

(۲)

میں نے چودھویں صدی کے پچاس سال کے قریب دیکھے۔ اور تیرھویں صدی میں میری عمر چالیس سال کی تھی۔ تیرھویں صدی میں کئی مجذوب ہوتے تھے۔ میں ان میں سے بہتوں سے ملا ہوں۔ صادق بزرگ بھی بہت ہوتے تھے۔ مولوی صاحبان بھی اس صدی کے عالم باعمل تھے۔ اب جب سے آفتاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا روشن ہوا ہے۔ یہ لوگ بالکل ہی گم ہو گئے ہیں اگرچہ مجھ کو بہت سے اس قسم کے لوگوں کا حال معلوم ہے۔ لیکن اس کا لکھوانا ایک طول طویل امر ہے

(۳)

شروع صدی چہاردہم میں کتاب براہین احمدیہ شائع ہوئی۔ تو کپورتھلہ میں حاجی ولی اللہ صاحب نے وہ کتاب منگائی۔ وہ میرے افسر تھے۔ ان کی عادت تھی۔ کہ جو نئی کتاب منگواتے اول آپ پڑھتے۔ پھر مجھے پڑھنے کے واسطے دے دیا کرتے۔ جب انہوں نے براہین احمدیہ منگائی۔ تو پڑھ کر مجھے بلایا۔ اور فرمایا۔ کہ لو تم بھی اس کو دیکھو۔ میں نے اسے اول سے آخر تک خوب پڑھا۔ چونکہ ان دنوں میرا مذہب اہلحدیث تھا۔ جن کو وہابی کہا جاتا تھا۔ میں نے دل میں سوچا۔ کہ علم غیب تو خدا کے سوا کسی کو نہیں۔ اس کتاب میں بہت سے الہامات لکھے ہیں۔ اور ان کا پورا ہونا بھی لکھا ہے یہ کوئی بڑے بزرگ شخص ہیں۔ ان سے ملنا چاہیئے۔ کپورتھلہ کے دیگر دوستوں نے بھی اس کتاب کو دیکھا۔ اور پڑھا۔ اس کے بعد ہم سب قادیان آئے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ملے۔ یہ بات بیعت سے بہت پہلے کی ہے۔

(۴)

خاکسار کا بیعت ہونا بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک معجزہ تھا جس وقت بیعت شروع [illegible] مجھ سے کئی سال پہلے ہی خاکسار حضرت اقدس کا معتقد تھا۔ کئی بار حضور کی خدمت میں عرض کیا کہ ہم لوگوں کی بیعت لے لیں۔ مگر حضور نے ہر دفعہ یہی فرمایا۔ کہ ہم کو بیعت لینے کا حکم نہیں ہے۔ اور بیعت کرنا بھی ایک مشکل امر ہے۔ اس کے کئی سال بعد لدھیانہ سے حضور نے اشتہار شائع فرمایا جس میں تحریر فرمایا۔ کہ جس نے بیعت کرنی ہو وہ بعد استخارہ بیعت کرنے کے لئے لدھیانہ پہونچ جائے۔ خاکسار نے بھی اشتہار پڑھا۔ اور اسی روز رات کو مسنون نماز استخارہ پڑھ کر اور دعا کر کے سو گیا۔ رات مجھے خواب میں آواز آئی۔ کہ "عبدالرحمٰن آ" پس میں صبح ہوتے ہی لدھیانہ پہونچ گیا۔ جا کر دیکھا تو بہت سے ہندوستانی مولوی بھی آئے ہوئے تھے۔ اس وقت مسیح موعود ہونے کا دعوےٰ نہیں تھا۔ بہت سے آدمیوں نے بیعت کی۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ بھی وہاں تھے خاکسار بھی اسی روز بیعت میں داخل ہو گیا اس موقعہ پر حضور علیہ السلام نے مجھے فرمایا۔ درود شریف جو نماز میں پڑھا جاتا ہے۔ دو سو دفعہ روزانہ پڑھا کرو۔ جسے میں اب تک پڑھتا ہوں۔ اسی دن رات کے وقت ایک مولوی لدھیانہ کا رہنے والا آیا۔ حضور علیہ السلام اس وقت اندر زنانہ میں تشریف رکھتے تھے اس نے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ سے سوال کیا۔ کہ مرزا صاحب کس سلسلہ میں بیعت لیتے ہیں۔ اور مولویوں سے بھی اس نے کہا۔ کہ کوئی صاحب میری بات کا جواب دے۔ آیا جو چار سلسلے مشہور ہیں۔ قادریہ چشتیہ وغیرہ ان میں سے کس میں بیعت لیتے ہیں حضرت خلیفہ اول نے فرمایا۔ ہم تمہارے سوال کا جواب نہیں دے سکتے۔ حضور علیہ السلام باہر تشریف لانے والے ہیں۔ ان سے عرض کرنا تھوڑی دیر کے بعد حضور علیہ السلام باہر تشریف لے آئے اس مولوی نے وہی سوال دہرایا۔ حضور نے اس کے جواب میں تقریباً ۲ گھنٹہ تقریر فرمائی۔ وہ خاموشی سے سنتا رہا۔ آخر میں حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ ہم نے آپ کے ایک سوال کا چار طور سے جواب دیا ہے۔ اب ہدایت ہونا یا نہ ہونا اللہ کے اختیار میں ہے۔ اس کے بعد وہ شخص کچھ نہ بولا اور خاموش ہو کر چلا گیا۔ حضور علیہ السلام نے اس کے جواب میں حضرت شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کی کتابوں سے بھی حوالے دیئے تھے۔

(۵)

ان دنوں حضرت اقدس ظہر و عصر کی نماز تو بڑی مسجد (اقصےٰ) میں خود پڑھایا کرتے تھے اور باقی تین وقت کی نماز مسجد مبارک میں پڑھایا کرتے تھے۔ مہمان بہت کم آتے تھے کھانا آپ دونوں وقت مہمانوں کے ساتھ مسجد مبارک میں کھایا کرتے۔ جو باقی آپ کے بیچ سے بچتا۔ اس پر بڑا جھگڑا ہوا کرتا تھا کوئی کہتا۔ میں لوں۔ کوئی کہتا تھا۔ میں لوں۔ آپ سخت روٹی کھایا کرتے تھے۔ یعنی پکی ہوئی روٹی کو پھر گرم کرا کر کھایا کرتے تھے آپ پر کچھ ایسی محویت طاری ہوتی تھی۔ کہ کبھی لقمہ کو سالن لگ جاتا۔ اور کبھی نہیں لگتا تھا۔ یا کنارے پر ذرا لگ جاتا۔ اور آپ کھا لیتے۔ آپ کے سامنے کھانا بہت بچا رہتا۔ جو روٹی کے ٹکڑے آپ کا ہاتھ لگے ہوئے مل جاتے۔ ان کو ہم لوگ اٹھا لیتے۔ اور اپنے گھر لے جاتے جس کسی کو پیٹ میں درد یا کوئی اور بیماری ہوتی۔ اسے ایک آدھ ٹکڑا دے دیتے تو خدا کے فضل سے صحت ہو جاتی ؛

(۶)

کپورتھلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام تین دفعہ تشریف لے گئے۔ دو دفعہ تو بہت کم قیام فرمایا۔ مگر ایک دفعہ پندرہ روز تک رہے۔ ایک دن کا ذکر ہے۔ کہ آپ چلے جا رہے تھے۔ اور ہم آپ کے خدام آپ کے پیچھے پیچھے تھے۔ منشی اروڑا صاحب کی نواسی جو قریباً چار سال کی ہو گی۔ وہ ان کی انگلی پکڑے ہوئے ہمراہ تھی اس نے ہاتھ چھڑا کر حضرت اقدس کی طرف ہاتھ بڑھا کر اشارہ کرتے ہوئے کئی دفعہ کہا۔ "مسیح ثریا جاندا مسیح ثریا جاندا" لوگ یہ ماجرا دیکھ کر حیران رہ گئے۔ اور کہنے لگے۔ کہ یہ چھوٹی سی بچی کیا جانے۔ کہ مسیح کون ہے۔ یہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک معجزہ تھا ؛

(۷)

جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پہلی دفعہ کپورتھلہ تشریف لے گئے۔ تو ایک مسجد میں ٹھہرے۔ اور اسی دن واپس آ گئے۔ اور ہم میں سے کسی کو معلوم بھی نہ ہوا۔ اس وقت ابھی بیعت نہیں ہوئی تھی۔

دوسری دفعہ تین دن ہے۔ اور منشی علی گوہر صاحب افسر ڈاک خانہ کے مکان پر ٹھہرے۔ اس وقت بیعت شروع ہو چکی تھی۔ اور تیسری دفعہ جب تشریف لے گئے۔ تو مسیحیت کا دعوےٰ فرما چکے تھے۔ اس دفعہ پندرہ روز ٹھہرے میاں سردار خان صاحب نے اپنا مکان خالی کر دیا تھا۔ جس میں حضور ٹھہرے تھے۔ ایک روز کا ذکر ہے۔ جبکہ حضور تیسری بار تشریف لائے ہوئے تھے۔ کہ میرا نواسہ حافظ محمود الحق مکان کی بالائی سیڑھی سے گر کر لڑکتا ہوا نیچے تک آیا۔ حضور سے کسی نے عرض کیا۔ کہ ان کا نواسہ اوپر کے مکان سے نیچے آپڑا ہے۔ حضور نے فرمایا اس کو چوٹ نہیں لگی۔ اسے لے آؤ دیکھا تو واقعی اسے کوئی چوٹ نہیں لگی تھی ❊

(۸)

کپورتھلہ میں ایک شخص نور محمد نام قوم کان سار رہتا تھا۔ اور وہ غیر احمدی مولویوں کے زیر اثر تھا۔ اس کو کبھی کبھی دماغی عارضہ سودا ہو جاتا تھا۔ عجیب خدا کی قدرت تھی۔ کہ جب اسے مرض کا دورہ پڑتا۔ تو ہر ایک سے کہتا پھرتا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سچے ہیں۔ اور جب ہوش میں آجاتا۔ تو پھر مولویوں کے ساتھ ہو جاتا۔

(۹)

جب طاعون شروع ہوئی تو ہم کپورتھلہ کے احمدیوں نے حضور کی خدمت میں لکھا۔ کہ اگر فرمائیں تو ہم لوگ قادیان آجائیں حضور نے جواب دیا۔ کہ نہیں تم کپورتھلہ میں ہی رہو۔ اور کپورتھلہ کو بھی قادیان کا ہی ایک محلہ سمجھو۔ سو خدا کے فضل سے ایسا ہی ہوا۔ کئی دفعہ اس شہر میں طاعون شدت سے پھوٹی۔ مگر ایک احمدی بھی اس مرض سے فوت نہ ہوا۔ دو لڑکوں کو طاعون ہوا۔ مگر وہ بفضلہ تعالےٰ جلد ہی صحت یاب ہو گئے۔

(۱۰)

حضور نے ایک خط میں یہ بھی لکھا تھا کہ "کپورتھلہ کی جماعت دنیا میں ہمارے ساتھ ہے۔ اور قیامت میں بھی انشاء اللہ ہمارے ساتھ رہے گی"۔ افسوس کہ حضور کی یہ تحریر ایک شیشہ گر کو شیشہ لگانے کے واسطے دی گئی۔ مگر وہ اس سے گم ہو گئی ❊

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی اغراض

کس طرح پوری ہوئیں

(۲)

آریہ دھرم

دنیا کے بڑے بڑے مذاہب میں سے ایک ہندو دھرم ہے۔ جس کی نمائندگی کا دعوےٰ موجودہ زمانہ میں آریہ سماج کو ہے۔ اس کے پیشکردہ اصول کے رد میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دلائل کا انبار لگا دیا۔ سب سے پہلے آپ نے یہ ثابت فرمایا کہ وید منسوخ شدہ قانون ہے۔ وہ اب قابل عمل نہیں۔ ثبوت یہ ہے کہ خدا نے ان کی حفاظت کا کوئی انتظام نہیں کیا یہ بات صرف قرآن کو ہی حاصل ہے۔ سوائے قرآن کریم کے کوئی دوسری الہامی کتاب یہ دعوےٰ نہیں کر سکتی کہ وہ انسانی دستبرد سے پاک ہے۔ قرآن چونکہ ہمیشہ کے لئے روحانی قانون ہے۔ اس لئے اس کے متعلق اللہ تعالےٰ کا وعدہ ہے انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔ کہ ہم نے ہی یہ ہدائت نامہ اتارا۔ اور ہم ہی اس کی حفاظت کے ذمہ دار ہیں۔ قرآن کریم کو نازل ہوئے ۱۳ سو سال سے زیادہ گزر چکے ہیں۔ لیکن اس پاک کتاب کا ایک شعشہ بھی تبدیل نہیں ہوا۔ خدا تعالےٰ نے اپنی قدرت سے غیر معمولی طور پر اس کی حفاظت کے سامان پیدا فرما دیئے کیا ہر زمانہ میں ہزاروں حفاظ قرآن کا پیدا ہونا اس بات کی حقانیت ظاہر نہیں کرتا۔ کیا قرآن مجید کے مقابلہ میں کوئی ایسی کتاب ہے جس کو لوگوں نے اس طرح حفظ کیا۔ اگر نہیں تو غور کرنے والوں کے لئے یہی دلیل قرآن کریم کی صداقت کے لئے کافی ہے

زبان کا زندہ ہونا

دوم جس کتاب پر عمل کرنا انسانوں پر فرض قرار دیا گیا ہو ضروری ہے کہ اس کی زبان زندہ ہو یعنی دنیا کے کسی حصہ میں بولی اور سمجھی جاتی ہو تا اس کتاب کے سمجھنے میں اور اس کی تعلیم کو پھیلانے میں آسانی ہو۔ لیکن وید کی زبان کا دنیا سے ناپید ہو جانا۔ اور اس زبان کے بولنے اور سمجھنے والوں کا خاتمہ ہو جانا اس امر پر دلیل ہے۔ کہ یہ قانون اب منسوخ ہو چکا ہے سوم حضرت مسیح ناصری کا مقولہ ہے۔ کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے"۔ وید توریت اور انجیل اگر زندہ کتابیں ہیں۔ تو چاہیئے کہ ان کے اثرات بھی پیدا ہوتے۔ مگر ہمیں کوئی ایسا نمونہ نہیں دکھایا جاتا کہ کسی نے ان کتابوں پر عمل کر کے خدا سے شرف مکالمہ مخاطبہ حاصل کیا ہو۔ لیکن قرآن مجید ایک زندہ کتاب ہے۔ جو ہر زمانہ میں اپنے ثمرات پیش کرتی ہے۔ موجودہ زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وجود قرآن مجید کے زندہ کتاب ہونے پر گواہ ہے۔ اس کے علاوہ بیسیوں انسان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں ایسے ہیں۔ جنہوں نے خدا تعالےٰ کے کلام سے لذت حاصل کی ہے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ویدوں کی تعلیم کے متعلق ثابت فرما دیا۔ کہ وہ قطعاً قابل عمل نہیں۔ اور اس کے لئے ایسے زبردست دلائل پیش فرمائے۔ کہ آپ کے علم کلام کے مقابلہ میں وہ آریہ دھرم مجنود ہو گئے۔ جو ایک طرف تو یہ دعوےٰ رکھتے تھے۔ کہ ساری دنیا میں ویدک دھرم کا ڈنکہ بجائیں گے۔ اور مکہ مدینہ پر اوم کا جھنڈا گاڑیں گے۔ اور دوسری طرف مسلمانوں کو مباحثات کے لئے چیلنج پر چیلنج دیتے تھے۔ چنانچہ آریوں نے اعلان کر دیا کہ احمدیوں سے کوئی مناظرہ نہ کیا جائے۔ اور اب وہ قطعاً احمدیوں کے مقابلہ میں میدان میں نہیں آتے۔

سکھوں کو دعوت اسلام

سکھ اپنا سب سے بڑے گرو حضرت باوا نانک کو سمجھتے ہیں۔ اور ان کی بے حد تعظیم و تکریم کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ جہاں کبھی حضرت باوا صاحب ٹھہرے۔ اسے بھی مقدس مقام یقین کرتے ہیں۔ ان کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کے کلام سے ان کے چولہ سے جو ڈیرہ بابا نانک میں ہے۔ مسلمان صوفیا کی طرز پر چلہ کشی اور حج بیت اللہ کرنے سے اور انکی "پوتھی" سے جو ضلع فیروزپور میں بڑے احترام سے سکھوں نے رکھی ہوئی ہے اور جو در اصل قرآن مجید ہے ثابت فرما دیا کہ آپ اسلام کے پیرو تھے۔ اور سکھوں پر اسلام کی حقانیت ظاہر کر کے انہیں دعوت اسلام دی

کسر صلیب

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے پہلے صلیبی جدوجہد بہت زوروں پر تھی۔ جسے سب سے زیادہ تقویت ان عقائد سے پہونچ رہی تھی۔ جو مسلمانوں میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے متعلق رائج تھے۔ خاص کر یہ عقیدہ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام زندہ آسمان پر موجود ہیں۔ اور وہی امت محمدیہ کی اصلاح کے لئے آئیں گے۔ آپ نے ان تمام غلط عقائد کی پر زور تردید فرمائی۔ اور اس کے ساتھ ہی عیسائیت کے عقائد پر ایسی زبردست جرح کی۔ اور اس طرح ان کا تار و پود بکھیر دیا۔ کہ عیسائی صاحبان آریوں سے بھی زیادہ تیزی کے ساتھ میدان سے بھاگے۔ اور انہوں نے بھی اعلان کر دیا۔ کہ کسی احمدی سے قطعاً مذہبی گفتگو نہ کی جائے ❊

چونکہ عیسائیت کی تردید حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ کا سب سے بڑا جہاد تھا۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس کی طرف خاص طور پر اشارہ فرمایا تھا۔ اس لئے اس کا ذکر کسی قدر تفصیل سے کیا جاتا ہے۔

الوہیت مسیح

اس عقیدہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک نہائت پختہ دلیل جو ڈپٹی عبد اللہ آتھم کے مقابلہ میں پیش فرمائی یہ ہے:۔

"ہماری دلیل استقرائی یہ ہے ما المسیح ابن مریم الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل امہ صدیقہ کانا یاکلان الطعام یعنی حضرت مسیح بے شک نبی تھے۔ مگر وہ انسان تھے۔ تم نظر اٹھا کر دیکھو کہ جب سے یہ سلسلہ تبلیغ اور کلام الٰہی کے نازل کرنے کا شروع ہوا ہے۔ ہمیشہ اور قدیم سے انسان ہی رسالت کا مرتبہ پا کر دنیا میں آتے رہے ہیں۔

یا کبھی اللہ تعالیٰ نے کا بیٹا بھی آیا ہے۔ قد خلت سے اسی مدعا پر استدلال کیا گیا ہے۔ کیا اس کی نظیر کسی زمانہ میں پائی جاتی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے کبھی بیٹا بھی اس مقصد کی سرانجام دہی کے لئے بھیجا ہو۔ قرآن نے ابطال الوہیت مسیح کے لئے سب سے پہلی دلیل استقرائی پیش کی ہے۔ اور پھر بعد اس کے اور دلیل پیش کرتا ہے وامّہ صدیقہ یعنی والدہ مسیح کی راستباز تھی۔ یہ تو ظاہر ہے۔ کہ اگر حضرت مسیح کو اللہ جلشانہ کا حقیقی بیٹا تصور کر لیا جائے۔ تو پھر یہ ضروری امر ہے۔ کہ وہ دوسروں کی طرح ایسی والدہ کے اپنے تولد میں محتاج نہ ہوں۔ جو باتفاق فریقین انسان تھی۔ کیونکہ یہ بات ظاہر اور کھلی ہوئی ہے۔ کہ قانون اللہ جلشانہ اسی طرح پر واقع ہے۔ کہ ایک جاندار کی اولاد اس کی نوع کے موافق ہوا کرتی ہے۔ پھر ایک تیسری دلیل یہ پیش کی کانا یا کلان الطعام یعنی وہ دونوں حضرت مسیح اور اس کی والدہ کھانا کھایا کرتے تھے یہ تو ظاہر اور بدیہی طور پر متحقق ہے۔ کہ انسان اس واسطے کھانا کھانے کا محتاج ہے کہ ہمیشہ اس کے بدن میں سلسلہ تحلیل جاری ہے۔ بس ظاہر ہے کہ مسیح ان حاجتوں سے بری نہ تھے جو تمام انسانوں کو لگی ہوئی ہیں۔ پھر یہ ایک عمدہ دلیل کیونکر اس بات کی ہے کہ وہ باوجود ان دردوں اور دکھوں کے خدا تھے۔ درد ہم نے اس واسطے کہا۔ کہ بھوک بھی ایک قسم کا درد ہے۔ اور اگر زیادہ ہو جائے تو موت تک نوبت پہنچتی ہے

مسئلہ کفارہ

عیسائی مذہب کی بنیا مسئلہ کفارہ پر ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ شریعت پر عمل نہیں ہو سکتا۔ اور انسان پیدائشی طور سے گنہگار ہے۔ خدا معاف نہیں کر سکتا کیونکہ وہ عادل ہے۔ اور رحیم بھی ہے۔ اپنے بندوں پر رحم بھی کرنا چاہتا ہے۔ اس لئے اس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخشا۔ تاکہ وہ صلیب پر مر کے تمام کے لئے کفارہ ہو جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انجیل کی اندرونی شہادت سے۔ تاریخ سے۔ قرآن مجید سے اور دیگر دلائل سے ثابت کر دیا کہ حضرت مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے۔ بلکہ صلیب کے حادثہ کے بعد اچھے

ہو کر کشمیر کی طرف بنی اسرائیل کی گمشدہ بھیڑوں کو اکٹھا کرنے چلے گئے۔ اور وہیں فوت ہوئے۔ اس ایک ہی حربہ سے عیسائیت کی مکمل تردید ہو گئی۔ اسی کا نام کسر صلیب ہے اور یہی مسیح موعودؑ کا کام تھا۔

قتل خنزیر

ایک کام آپ کا یہ تھا۔ کہ جہاں دلائل کے رو سے اسلام کو دوسرے مذاہب پر غالب ثابت کریں۔ وہاں ایسے لوگوں کو بھی جو اسلام کے رستہ میں حائل ہیں اپنی دعا کے نشان سے ختم کریں اس رنگ میں بھی آپ نے ہر مذہب کا مقابلہ کیا۔ چنانچہ آریوں کے قائمقام لیکھرام۔ عیسائیوں کے قائمقام آتھم اور جان الیگزنڈر ڈوئی۔ مسلمانوں کے قائمقام چراغ دین جمونی۔ محمد اسمعیل۔ غلام دستگیر۔ مرزا احمد بیگ وغیرہ اس نشان کے گواہ ہیں۔

عبدالکریم شرما

وشی گورنمنٹ کے اپنے ہمدردوں پر مظالم

کالون بیکٹ وسطی یورپ کا ایک جرنلسٹ ان بدقسمت اشخاص میں سے ایک ہے۔ جنہوں نے فرانس کی مدد کے لئے اپنی خدمات پیش کی تھیں مگر افسوس کہ شکست کھا جانے کے بعد وشی گورنمنٹ کے مظالم کا تختہ مشق بن گیا۔ اس کے اس مضمون کا جو اس نے "ورلڈ ریویو" میں افریقہ کے بوعارفہ کیمپ سے جان بچا کر صحیح وسلامت نکل آنے کے بعد لکھا۔ ترجمہ پیش کیا جاتا ہے تاکہ کسی قدر اندازہ لگایا جا سکے کہ موجودہ جنگ کس کس رنگ میں عذاب الیم بنی ہوئی ہے۔ خاکسار مرزا عطاء اللہ قادیان

جرمنی نے جسوقت فرانس پر حملہ کی تیاری کی۔ اسوقت فرانس کے ہمسایہ ممالک کے ان افراد نے جو فرانس سے ہمدردی رکھتے تھے اپنی خدمات دشمن کے مقابلہ میں لڑنے کیلئے پیش کیں ان کو بھرتی کر کے ان کی فوج کا نام غیر ممالک کا دستہ رکھا گیا۔ یہ نوجوان ہنگری۔ پولینڈ رومانیہ۔ سوئٹزرلینڈ وغیرہ ملکوں سے آئے تھے۔ فرانس جو اپنی انتہائی عیاشانہ زندگی کی طفیل دشمن کا مقابلہ کرنے کی طاقت کھو چکا تھا۔ دو ہی ہفتے میں تباہ و برباد کر دیا گیا۔ غیر ممالک کے ملٹری والنٹیر اب وشی گورنمنٹ کے رحم پر تھے۔ نہ جانے ماندن نہ پائے رفتن۔ نازی گورنمنٹ کے مقابلہ کے لئے بھرتی ہو کر فرانس کی امداد کے لئے آنا ہی ان کو واجب القتل قرار دے چکا تھا۔ مگر یکایک ان کو گولی مار دینا بھی قرین مصلحت نہ سمجھا گیا۔ اس لئے پہلی تجویز یہ کی گئی۔ کہ ان کو ملٹری والنٹیرز کی بجائے والنٹیر ورکرز (صرف امدادی کام کرنے والے) کا نام دیا گیا۔ تاکہ ہر قسم کا کام ان سے لیا جا سکے۔ دوسری تجویز یہ کی گئی کہ ۱۹۴۰ء کے موسم خزاں میں فرانسیسی شمالی افریقہ کے اس علاقہ میں جو صحرا میں سے ہوتا ہوا ٹمبکٹو اور گاؤ میں پہنچ کر بحیرہ روم کو خلیج گنی سے ملاتا ہے۔ ایک ریلوے لائن بچھانے کی طرح ڈالی گئی۔ یہ وہ علاقہ ہے۔ جس میں امن کے ایام میں بھی کسی دولتمند سے دولتمند سلطنت کو کبھی ریلوے کے اخراجات برداشت کرنے کی ہمت نہیں پڑی۔ لیکن چونکہ والنٹری ورکرز کو آہستہ آہستہ موت کے گھاٹ اتارنا تھا۔ انہیں وہاں محنت مزدوری کے لئے بھیجنے کی سکیم بنائی گئی۔ اس ریلوے کا کیمپ بوعارفہ تجویز کیا گیا۔ اور یہ وہ مقام ہے۔ جہاں دن کے وقت ۱۱۹ درجہ حرارت ہوتا ہے۔ تمام دن تپتی ہوئی ریت کا بے پناہ طوفان چلتا ہے۔ منہ ناک اور آنکھیں اگر کھلی رکھی جائیں۔ تو دو منٹ بھی انسان زندہ نہیں رہ سکتا۔ کام کرنیوالوں کو گورنمنٹ کی طرف سے ایک زنگدار عینک اور ایک مفلر ملتا ہے جسے وہ اپنے کان۔ منہ اور ناک پر لپیٹ لیتے ہیں۔ وہ لوگ جو ۱۹۳۹ء میں پیرس کی گلیوں میں فرانس کے لئے اپنی جانیں پیش کرنے کی وجہ سے بہادر جانبازوں کے نام سے پکارے جاتے تھے۔ دسمبر ۱۹۴۰ء میں ریل گاڑیوں میں بھر کر بوعارفہ کی طرف ریلوے لائن پر کام کرنے کے لئے روانہ کئے جانے لگے۔ ان میں سے کوئی نہیں جانتا تھا کہ کیا حشر ہو گا۔ بوعارفہ میں پہنچ جانے پر جو مناظر دیکھنے میں آئے وہ ناقابل بیان ہیں۔ ایک دیوانگی کا عالم تھا۔ کچھ لوگ دیوانوں کی طرح چیختے چلاتے تھے کچھ دیواروں سے اپنے سر پھوڑ رہے تھے۔ کچھ تپتی ریت پر لیٹتے تھے۔ ان میں ہنگری کے ڈائنسر آسٹریلیا کے سوداگر۔ رومانیہ کے قانون دان غرضکہ مختلف حیثیتوں کے معززین تھے۔ ان کی اس سراسیمگی کو دور کرنے کے لئے وشی گورنمنٹ کے سپاہیوں کا ایک دستہ مشین گنوں سے مسلح آن موجود ہوا۔ جن کے ساتھ کچھ ڈاکٹر تھے۔ جو ان کو ٹیکے لگا رہے تھے۔ دوسرے دن ان بے زبان جانوروں کو ایک لائن میں کھڑا کر دیا گیا۔ اور نمبر دے کر ان کے صحرائی کیمپ کی طرف روانہ کر دیا گیا۔ اس صحرائی ریلوے کا انتظام ایک کمپنی کے سپرد تھا۔ جسے یہ پیشہ ور مزدور ٹھیکہ کے طور پر مہیا کئے گئے۔ وہ کمپنی وشی گورنمنٹ کو تین فرنیک روزانہ فی مزدور کے حساب سے رقم ادا کرنے کی ذمہ وار تھی۔ اگر کوئی پرائیویٹ معزز فرانسیسی کسی مزدور کی رہائش اور خوراک کا انتظام اپنے ذمہ لے لے۔ تو وہ ضرور فوجی قانون سے مستثنیٰ قرار دیا جا کر کام کے اختتام پر رہائی حاصل کرنے کا حقدار سمجھا جاتا تھا۔ لیکن سارے کیمپ میں ایک بھی ایسا کیس نہیں ہوا۔ آخر آزادی صرف اس کے لئے رکھی گئی۔ جو دس ہزار فرنیک نقد مہیا کر دے۔ وشی گورنمنٹ جانتی تھی کہ یہ تو نان شبینہ کا محتاج گروہ ہے۔ ان میں سے کوئی دس ہزار مہیا کر سکتا ہے اور نہ آزادی خرید سکتا ہے۔ بہرحال جب چند ایک امیر گھرانوں کے نوجوانوں کے یہ حالات انکے رشتہ داروں کو پہنچے۔ تو ان میں سے چھ اشخاص کے عزیزوں نے دس دس ہزار فرنیک کی رقمیں ڈوسیزل ہیڈ کوارٹرز میں روانہ کیں۔ مگر ان کا حشر یہ ہوا کہ وہ خزانچی اور انکے نائب کی نذر ہو کر رہ گئیں۔ اور بدقسمت چھ مزدور اپنی آزادی خریدنے سے محروم رہ گئے۔ سلووکیا کے ایک وکیل والنٹیر فاف کی بیوی نے سوئٹزرلینڈ سے بیس ہزار فرنیک اپنے شوہر کی رہائی کے لئے بوعارفہ کے کمانڈنگ ڈوکلو کو بھیجے۔ تین ماہ کے بعد اس کی بیوی پر جاسوسہ کا الزام لگایا گیا۔ اور والنٹیر فاف کی رہائی کی درخواست مسترد کر دی گئی۔ اسطرح میڈیاونہ کیمپ کے چار والنٹیری ورکرز کی درخواست رہائی پر کپتان کومدینار نے حکم دیا۔ کہ جولائی کی جلا دینے والی دھوپ میں امیدوار رہائی ایک مقرر کردہ دائرہ کے گرد اپنے

رپورٹ مساعی مجلس خدام الاحمدیہ بابت ماہ فتح و صلح ۱۳۲۱ہش

شعبہ اطفال

مقامی :- تقریباً جملہ حلقوں میں اطفال اپنا کام کرتے رہے۔ نمازوں کی طرف خاص توجہ سے کام لیا گیا۔ ماہ صلح ۱۳۲۱ہش میں اطفال امتحان "مسلم نوجوانوں کے سنہری کارنامے" کی تیاری میں مصروف رہے۔ دارالبرکات حلقہ مسجد مبارک میں یہ کتاب پڑھ کر سنائی گئی۔ بورڈنگ مدرسہ احمدیہ۔ دارالصحت۔ دارالبرکات شرقی و غربی میں تربیتی اجلاس ہوئے۔ دارالبرکات کے اطفال نسبتاً بیداری سے کام کرتے رہے۔ دارالبرکات شرقی میں دعائیں یاد کرائی گئیں۔

بیرون :- چک ۹۹ ش۔ دنیا پور کانپور۔ گوکھووال۔ گنج۔ کیرنگ اور سرگودھا میں نماز باجماعت کی طرف اطفال کو توجہ دلائی گئی۔ لائل پور اور کریام میں اطفال امتحان میں شریک ہوئے لاہور۔ سرگودھا۔ کیرنگ۔ سید والا۔ امرتسر۔ داتہ زید کا اور کانپور میں بچوں کو تعلیم دینے کا انتظام جاری رہا۔ چک ۹۹ ۔ گوکھووال اور لائل پور میں کھیلوں کی طرف بھی توجہ دی گئی۔ کریام امرتسر اور سید والا۔ کانپور اور لائل پور میں اطفال کے اجلاس ہوتے رہے۔ جن میں انہیں نصائح کی گئیں۔

شعبہ تجنید

عرصہ زیر رپورٹ میں ۲۲۴ رکنیت فارم بیرونجات میں بھجوائے گئے۔ اور ۹۳ فارم پر ہو کر دفتر میں موصول ہوئے جن کی تفصیل ذیل میں ہے۔

گورداسپور	۸ عدد	چک ۹۹ ش	۲ عدد
جہلم	۲ ″	داتہ زید کا	۱ ″
میرپور	۱ ″	نئی دہلی	۱ ″
گجرات	۱ ″	شاہ مسکین	۱۱ ″
سرگودھا	۸ ″	کراچی	۲ ″
قادیان	۴ عدد		

شعبہ ایثار و استقلال

مقامی :- لوکل مجالس میں دارالفتوح -

مسجد مبارک۔ بورڈنگ مدرسہ احمدیہ۔ دارالشیوخ اور دارالبرکات میں خدام ایک حد تک استقلال سے کام کرتے رہے۔

بیرون :- بیرونجات میں یہ مجالس زیادہ بیدار ہیں۔ امرتسر۔ چک ۹۹ ش۔ کیرنگ۔ کانپور۔ سید والا۔ داتہ زید کا گجرات۔ لائلپور۔ کراچی۔ لاہور۔ دہلی اور کریام۔

شعبہ مال

مرکزی :-

	روپیہ	آنہ	پائی
بقایا گذشتہ	۵۹	۱۳	۳
آمد زیر رپورٹ	۴۱۵	۱۵	۶
کل میزان	۴۷۴	۱۵	۶
خرچ =	۸۵	۰	۰
	۱۹۰	۰	۰
کل =	۲۷۵	۰	۰
بقایا =	۱۹۹	۱۵	۰

عمارت فنڈ :-

	روپیہ	آنہ	پائی
بقایا گذشتہ	۳۱۲۹	۹	۶
آمد =	۱۳۷	۵	۶
میزان =	۳۲۵۶	۱۵	۰

مجالس مقامی :-

	روپیہ	آنہ	پائی
بقایا گذشتہ	۱۲۴	۱۴	۹
آمد =	۱۳	۲	۹
میزان =	۱۳۸	۱	۶
خرچ =	۱۲	۰	۰
بقایا =	۱۲۶	۱	۶

مرکزی رپورٹ :- اس عرصہ میں مجلس عاملہ مرکزیہ کے چار اجلاس ہوئے۔ ابتداء ماہ فتح کے اجلاس جلسہ سالانہ کی مصروفیات کے متعلق پروگرام بنایا گیا۔ اس کے علاوہ مجلس مرکزیہ کے زیر اہتمام دو ماہوار اجلاس ۱۴ فتح اور ۲۲ صلح کو منعقد ہوئے۔ دوسرے اجلاس میں سر چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے نوجوانوں سے خطاب فرمایا۔ ان ہر دو ماہ میں دفتری خرچ ۱۹۲ روپے ۳ آنے ۹ پائی ہوا۔ ماہ فتح میں ۱۵۴ روپے ۶ آنے ۳ پائی ہے اور ماہ صلح میں ۳۷ روپے ۱۲ آنے ۶ پائی۔ ہر ہفتہ مجلس مرکزیہ کی کارگذاری کا خلاصہ حضور کی خدمت میں برائے ملاحظہ ارسال کیا گیا۔ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مجلس مرکزیہ نے کافی اہتمام سے کام کیا دو دفاتر رات کافی وقت تک کھلے رہے بیرونی دفتر کے سامنے جھنڈا نصب کیا اور پہرہ کا انتظام کیا گیا۔ آنے والے احباب کو معلومات بہم پہنچائے گئے۔ اور ان کی سہولت کا خیال رکھا گیا۔ اس عرصہ میں سالانہ انتخاب بھی عمل میں آیا۔

خط وکتابت :-

آمد کل	=	۳۳۶
روانگی ″	=	۶۸۰
″ بیرون	=	۲۱۷
آمد ″	=	۱۹۶

خاکسار خلیل احمد
جنرل سیکرٹری خدام احمدیہ مرکزیہ

مندرجہ ذیل احباب نوٹ فرمالیں!

ذیل میں ان احباب کے اسماء گرامی درج کئے جاتے ہیں جن کا چندہ ختم ہو چکا ہے۔ یا ۲۰ جولائی ۱۹۴۲ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ ان میں وہ اصحاب بھی شامل ہیں جو بالعموم بذریعہ محاسب چندہ ارسال فرمایا کرتے ہیں۔ تمام احباب کی خدمت میں مؤدبانہ گذارش ہے کہ اپنا نام دیکھ کر فوراً چندہ ارسال فرمادیں جو دوست ۳۰ جون ۱۹۴۲ء تک اپنا چندہ ارسال فرمائیں گے ان کی خدمت میں وی۔ پی ارسال نہیں ہونگے۔ لیکن جن اصحاب کی طرف سے اس تاریخ تک چندہ وصول نہ ہوگا۔ ہم انکی خدمت میں یکم جولائی ۱۹۴۲ء کو وی۔ پی ارسال کر دیں گے۔ امید ہے احباب جلد سے جلد چندہ ادا فرمانے کی کوشش کریں گے۔ خاکسار منیجر "الفضل"

- ۶۱ - چوہدری غلام احمد خان صاحب
- ۱۶۱ - پیر حاجی احمد صاحب
- ۱۷۷ - ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب
- ۲۱۳ - محمد عثمان صاحب
- ۲۵۵ - منشی عنایت علی صاحب
- ۳۸۷ - شیخ قدرت اللہ صاحب
- ۲۷۹ - مولوی عبدالحی صاحب
- ۶۴۹ - ″ محمد الدین صاحب
- ۹۷۹ - خوشی محمد صاحب
- ۱۸۹۲ - مولوی محمد حسین صاحب
- ۲۰۴۵ - ایم محمد عظیم صاحب
- ۲۱۷۴ - میر کلیم اللہ صاحب
- ۲۲۰۵ - چوہدری محمد حیات صاحب
- ۲۳۸۴ - ڈاکٹر محمد عمر صاحب
- ۲۵۳۵ - خلیل احمد شاہ صاحب
- ۲۸۶۳ - سلطان سرخرو صاحب
- ۳۸۴۳ - رفیع الدین صاحب
- ۳۹۴۸ - میر فخر الدین صاحب
- ۴۰۱۳ - چودھری فضل الٰہی صاحب
- ۴۱۹۳ - ڈاکٹر مطلوب خان صاحب
- ۴۸۰۰ - ڈاکٹر عبدالوحید صاحب
- ۴۸۲۹ - محمد حسین صاحب
- ۵۳۵۳ - ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب
- ۵۴۴۹ - ڈاکٹر محمد جلال الدین صاحب
- ۵۵۷۱ - چودہری بشیر احمد صاحب
- ۵۶۴۹ - منشی اللہ دتہ صاحب

رسالہ فرقان ماہ جون

فرقان کے ماہ جون کے پرچہ میں حسب ذیل مقالات لکھے گئے ہیں :-

(۱) مسیح محمدی مسیح موسوی سے افضل ہے۔ (۲) حضرت مسیح موعودؑ کی کسی تحریر کے منسوخ ہونے کا کیا مطلب ہے؟ (۳) غیر مبایعین مخالفین احمدیت کے نقش قدم پر۔ (۴) مطالبہ حلف سے مولوی محمد علی صاحب کا گریز (۵) کیا صرف منہ سے کلمہ طیبہ پڑھنا دائرہ اسلام میں داخل ہونے کیلئے کافی ہے؟ (۶) منشی فضل الرحمٰن صاحب سالکوٹی کی غلط بیانیوں کا ازالہ (۷) مولوی محمد علی صاحب کا عدالتی بیان اور اپیل

حسب ذیل ضروری نوٹ درج ہیں :- (۱) حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کا ایک ضروری حوالہ (۲) مولوی محمد علی صاحب اور غیر احمدیوں کے پیچھے نماز (۳) مولوی محمد احسن صاحب امروہی کا مسئلہ نبوت کے متعلق فیصلہ (۴) انکار گروؤں کے متعلق غیر مبایعین کا رویہ۔ (۵) مولوی محمد علی صاحب سے جماعت احمدیہ کا پُرزور مطالبہ۔ اگر آپ ابھی تک رسالہ فرقان کے خریدار نہیں بنے تو ایک روپیہ چندہ دیکر خریدار بن جائیں۔ اور اگر آپ پہلے ہی خریدار ہیں تو ایک روپیہ چندہ دیکر کسی غیر مبایع دوست کے نام رسالہ فرقان جاری کرائیں۔

- ۵۸۴۹ - چوہدری علی بخش صاحب
- ۶۳۲۱ - بابو محمد عالم صاحب
- ۶۴۷۲ - اے۔ جی ناصر صاحب
- ۶۷۰۰ - شمس الدین صاحب
- ۶۷۳۱ - خدا بخش صاحب
- ۶۷۶۷ - بابو احمد اللہ صاحب
- ۶۸۸۱ - ننھے خاں صاحب
- ۶۹۴۰ - سیکرٹری صاحب (سلطان علی صاحب)
- ۷۱۵۴ - خلیفہ عبد الرحیم صاحب
- ۷۱۸۳ - کریم بخش صاحب
- ۷۲۳۳ - نور احمد خانصاحب
- ۷۲۹۶ - آئی۔ ایم خانصاحب
- ۷۳۲۹ - خانبہادر چوہدری محمد الدین صاحب
- ۷۳۷۴ - چوہدری شاہ محمد صاحب
- ۷۵۲۷ - " عنایت اللہ صاحب
- ۷۵۴۲ - شیخ عبد الحمید صاحب
- ۷۷۴۵ - ایم۔ ایم سلیم اکبر صاحب
- ۷۷۶۸ - ڈاکٹر محمد لطیف صاحب
- ۷۹۶۹ - چوہدری لعب الدین صاحب
- ۸۰۷۵ - رشید احمد صاحب
- ۸۲۱۹ - محمد شفیع صاحب
- ۸۳۳۹ - ایم کے یوسف حسن صاحب
- ۸۴۱۲ - شیخ رحیم بخش صاحب
- ۸۶۴۲ - شیخ محمد حسین صاحب
- ۸۸۸۱ - غلام محمد صاحب
- ۹۰۷۷ - سید حسام الدین احمد صاحب
- ۹۰۹۲ - ایم۔ اے جلیل حنیفی صاحب
- ۹۱۲۴ - بابو عنایت الہٰی صاحب
- ۹۱۷۱ - ای احمد صاحب
- ۹۲۴۰ - سید زمان شاہ صاحب
- ۹۲۴۷ - بابو عطاء اللہ صاحب
- ۹۴۷۳ - ملک بشیر محمد صاحب
- ۹۳۵۱ - بابو شکر الہٰی صاحب
- ۹۳۸۹ - ڈاکٹر محمد احمد صاحب
- ۹۴۴۳ - ایم محمد صاحب
- ۹۶۰۵ - مولوی محمد علی صاحب
- ۹۶۵۵ - فضل حق خانصاحب
- ۹۶۶۹ - میاں فتح خانصاحب
- ۹۷۳۵ - شیخ فضل حق صاحب
- ۹۸۰۸ - پریذیڈنٹ احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن
- ۹۰۲۰ - محمد الدین صاحب
- ۹۸۵۶ - رشید محمد خانصاحب
- ۹۸۸۷ - چوہدری فضل احمد صاحب
- ۹۹۶۴ - آئی۔ اے حکیم صاحب
- ۹۹۷۶ - ڈاکٹر عطر الدین صاحب
- ۱۰۰۹۷ - پیر محمد زمان شاہ صاحب
- ۱۰۰۹۹ - چوہدری سید علی صاحب
- ۱۰۱۰۷ - نجانہ ملک محمد شفیع صاحب
- ۱۰۱۲۵ - چوہدری عبد اللہ خانصاحب
- ۱۰۱۷۷ - امیر جماعت احمدیہ
- ۱۰۱۷۸ - ڈاکٹر محمد رمضان صاحب
- ۱۰۱۹۳ - ڈاکٹر اے۔ اے بشیری
- ۱۰۳۰۷ - میر غلام محمد صاحب
- ۱۰۳۱۱ - شیخ نواب الدین صاحب
- ۱۰۳۲۵ - ڈاکٹر لال الدین صاحب
- ۱۰۳۵۱ - صوفی ایم بشیر احمد صاحب
- ۱۰۴۶۲ - لفٹننٹ محمد اسماعیل صاحب
- ۱۰۵۸۴ - چوہدری احمد مختار صاحب
- ۱۰۷۷۸ - بابو ولی محمد صاحب
- ۱۰۷۹۶ - غلام رسول صاحب
- ۱۰۸۸۸ - بابو رحمت اللہ صاحب
- ۱۰۹۸۰ - عبد الحمید صاحب
- ۱۱۱۲۸ - نعمت علی صاحب
- ۱۱۱۹۲ - چوہدری محمد علی صاحب
- ۱۱۲۹۹ - شیخ فضل کریم صاحب
- ۱۱۲۸۷ - دین محمد صاحب
- ۱۱۵۸۲ - محمد بخش صاحب
- ۱۱۶۹۸ - محمد بخش صاحب
- ۱۱۷۰۴ - میاں اللہ دتہ صاحب
- ۱۱۷۷۷ - مرزا رمضان علی صاحب
- ۱۱۷۸۰ - ابو البشر منشی رحمت اللہ صاحب
- ۱۱۸۱۰ - محمد جمشید خانصاحب
- ۱۱۸۵۷ - میاں محمد حسین صاحب
- ۱۱۸۶۷ - میاں محمد یوسف صاحب
- ۱۱۸۶۸ - میر امان اللہ صاحب
- ۱۱۸۸۸ - ڈاکٹر کٹر انفارمیشن بیورو
- ۱۲۰۹۹ - سید عبد المومن صاحب

(باقی دارد)

داخلہ طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں نئے طلباء کا داخلہ ۱۵ جولائی سنہ ۱۹۴۲ء سے ۲۵ جولائی ۱۹۴۲ء تک ہوگا۔ درخواست داخلہ ۷ جولائی سنہ ۱۹۴۲ء تک پرنسپل طبیہ کالج کے دفتر میں پہنچ جانی چاہیئے۔ اور دفتر کی جانب سے مقرر کی ہوئی تاریخ پر امیدوار کو معہ اسناد حاضر ہونا چاہیئے۔ تعداد مقررہ کے پورا ہو جانے کے بعد کسی طالب علم کا داخلہ نہ کیا جائیگا۔ قواعد داخلہ مفت طلب کئے جا سکتے ہیں۔

عطاء اللہ بٹ ایم۔ ڈی پرنسپل

بارہا گفتہ ایم و بارِ دگر مے گوئیم

ہم متواتر احباب کی خدمت میں عرض کر رہے ہیں۔ کہ یکم جون کو وی۔ پی ارسال کر دیئے گئے ہیں۔ اور کہ انہیں وصول فرما کر ممنون فرمائیں۔ امید ہے احباب ہماری اس استدعا کو فراموش نہ فرمائیں گے اور کاغذ کی گرانی اور نایابی کی وجہ سے پیدا شدہ مشکلات کا احساس فرماتے ہوئے ہر ممکن تعاون فرمائینگے جو احباب وی۔ پی رکوا کر چندہ کی ادائیگی کا وعدہ فرما چکے ہیں۔ وہ بھی براہ کرم حسب وعدہ جلد بذریعہ منی آرڈر رقم ارسال فرمادیں۔

خاکسار منیجر "الفضل"

اعلان نکاح

مورخہ ۲۲-۶-۷ کو عزیز محمد شفیع صاحب ولد مہر الدین صاحب قریشی کا نکاح ہمراہ مسماۃ مختومہ بی بی صاحبہ بنت حکیم حسن محمد صاحب قریشی ساکن احمد آباد (سندھ) بعوض مبلغ دو صد روپیہ مہر مولوی احمد علی صاحب مولوی فاضل نے پڑھا۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو جانبین کیلئے خیر و برکت کا موجب بنا دے

خاکسار کرم دین کنری سندھ

مکمل وید حکیم ڈاکٹر بننے کیلئے

گھر بیٹھے آیورویدک یونانی حکمت۔ ہومیوپیتھک وغیرہ کے آسان شرائط پر امتحان دیکر سندات ڈپلومے حاصل کریئے قواعد مفت طلب کریں

منیجر اولڈ انڈین میڈیکل کالج انبالہ شہر

ضرورت ہے

ایک ایسے کلرک کی جو کہ انگریزی میں حساب کتاب رکھ سکتا ہو۔ اور کسی حد تک ٹائپ کا کام بھی جانتا ہو۔ تنخواہ حسب لیاقت۔ درخواستیں بمعہ نقول سرٹیفکیٹ بمعرفت منیجر صاحب "الفضل" قادیان کے پتہ پر ارسال ہوں۔

طبیہ عجائب گھر کے موسم گرما کے تحائف

سونے کی گولیاں۔ حب جواہر۔ عنبری۔ زرد چوب حب ایارج فیقرا۔ کشتہ قلعی۔ کشتہ چاندی کشتہ مرجان۔ کشتہ مروارید۔ کشتہ سنگ یشب۔ کشتہ حجر الیہود کشتہ سہ لہجہ۔ اکسیر اطہرا۔ تریاق الجگر۔ حیاتین۔ فوری علاج ذیابیطس کی دوائی۔ اطریفل زمانی۔ نمک سلیمانی۔ دوائی بواسیر لذت مالٹی رس۔ خمیرہ مروارید۔ حب جدوار۔ شربت صندل شربت بادام۔ شربت مرکب۔ شربت نیلوفر وغیرہ

طبیب عجائب گھر قادیان

پیدائش کی مشکل گھڑیاں

بفضل خدا آسان کر دینے والی "اکسیر تسہیل ولادت" کے استعمال سے بچہ آسانی سے پیدا ہو جاتا ہے۔ اور بعد کے دردوں کیلئے بھی نہایت مفید دوا ہے۔ قیمت مع محصولڈاک دو روپے دس آنے صرف

منیجر شفاخانہ دلپذیر قادیان ضلع گورداسپور

کیا آپ چاہتے ہیں کہ وی۔ پی واپس کر کے دفتر کا نقصان کریں؟ وی۔ پی ضرور وصول فرمالیجئے!

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۱۳ر جون۔ لنڈن کے سرکاری حلقوں میں کہا جاتا ہے۔ کہ جنرل رومیل نے ۲۷ر مئی کو حملہ شروع کرتے وقت جو سکیم تیار کی تھی اب اسی باقاعدگی طرح عمل کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ جرمن فوجیں طبروق سے گرد محوری راستہ کے ایک طرف الآدم اور طبروق کے درمیان آگے بڑھ گئی ہیں اور غزالہ کی اتحادی لائن کے شمالی بازو کا صفایا کرنیکے لئے پورا زور صرف کر رہی ہیں۔ برطانیہ کی مسلح فوجیں جرمنوں کا زبردست مقابلہ کر رہی ہیں۔

قاہرہ ۱۳ر جون۔ جن جرمن فوجوں نے الآدم پر حملہ کیا تھا۔ ان میں گھیراؤ ڈالنے والا ایک مکمل برق رفتار ڈویژن بھی تھا۔ جس نے اکروما کے علاقہ کی طرف پیش قدمی شروع کر دی۔ اسوقت اس علاقہ میں دشمن کے ساتھ سخت لڑائی ہو رہی ہے۔ ریوٹر کے نامہ نگار کا بیان ہے کہ جنرل رچی کی مسلح فوجیں جنرل رومیل کی اس تازہ پیش قدمی کو روکنے کے درپے ہیں۔ جو کہ طبروق کی طرف کی جا رہی ہے۔ اسوقت اٹھارہ میل لمبے محاذ پر گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے۔

نئی دہلی ۱۳ر جون۔ انڈیمان پر جاپانیوں کے قبضہ کے متعلق محوریوں نے کہا ہے کہ انہوں نے انڈیمان میں کئی ہندوستانی اور برمی سیاسی قیدیوں کو نجات دلائی ہے حکومت ہند نے ایک اعلان میں بتایا ہے کہ جاپان کے حملے کے وقت انڈیمان میں ۵۸۵۰ قیدی تھے۔ جن میں سے صرف ۱۵۰ قیدی جیل میں تھے۔ باقی سب کھلے تھے۔

ماسکو ۱۳ر جون۔ ریڈیو نے آج رات اعلان کیا ہے، کہ شمال مشرقی محاذ پر تین دن کی جنگ میں جرمنوں کے پندرہ ہزار سپاہی ہلاک و مجروح ہوگئے۔ سوویٹ فوجوں کو جرمن ٹینکوں کے ذریعہ چیرنے کی تمام کوششیں ناکام رہیں۔ ایک جرمن گروپ کو جو سوویٹ بھیس میں کام کر رہا تھا۔ بالکل مٹا دیا گیا۔ سولہ ٹینک بھی تباہ کر دیئے گئے۔

لنڈن ۱۳ر جون۔ روم کا ایک تار مظہر ہے کہ رائل ایئرفورس نے ایتھنز کی بندرگاہ پیراؤ پر حملہ کر کے اسے کافی نقصان پہنچایا۔

نئی دہلی ۱۳ر جون۔ حکومتِ ہند نے اطلاع دی ہے کہ بلوچستان، سندھ، راجپوتانہ اور بیکانیر میں ٹڈی دل دیکھے گئے ہیں۔ احتیاطی تدابیر اختیار کر لینی چاہئیں۔

سٹاک ہالم ۱۳ر جون۔ برلن سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ خارکوف کے شمال مشرق اور مشرق میں ٹینکوں کی نئی جنگ زیادہ شدت اختیار کر رہی ہے۔ سیباسٹپول کے ارد گرد بھی گھمسان کی جنگ ہو رہی ہے۔ سیباسٹپول کے محاذ پر پچھلے تین دنوں میں ۲۰ ہزار جرمن ہلاک ہوگئے اور جرمن ہوائی جہازوں اور توپخانہ کی خوفناک بمباری کے باوجود ہوائی حملے رسے کی مقامات سے جرمنوں کو پیچھے ہٹا دیا گیا۔ ماسکو ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ خارکوف کے محاذ پر جرمن فوجوں کے تمام حملوں کو روکا جا رہا ہے جرمن فوجیں حسب معمول ٹینکوں کا وسیع استعمال کر رہی ہیں۔ ایک مقام پر جرمنوں کے ۸۰ ٹینکوں کا صفایا کر دیا گیا

پرل ہاربر ۱۲ر جون۔ امریکہ کے محکمہ بحریہ نے اعلان کیا ہے کہ مڈوے کی بحری جنگ میں جاپان کے چار طیارہ بردار جہاز اور دس ہزار سے زیادہ سپاہی غرق کئے گئے۔ محکمہ بحری نے یہ بھی اعلان کیا ہے کہ ابھی تک یہ اعداد و شمار مکمل نہیں ہیں۔ یقین کے ساتھ کہا جا سکتا ہے۔ کہ جاپانیوں کا نقصان اس سے بہت زیادہ ہوا ہے۔ ہر ایک طیارہ بردار جاپانی جہاز پر کم و بیش پندرہ سو جاپانی سپاہی سوار تھے۔ اس کے علاوہ جاپانیوں کے تین فوج بردار جہاز تارپیڈو لگنے سے غرق ہوئے۔ ان میں سے ہر ایک جہاز پر چھ ہزار جاپانی سپاہی سوار تھے۔

شیلانگ ۱۳ر جون۔ موجودہ جنگ میں خدمات سرانجام دینے والے افراد کی اولاد کیلئے حکومت آسام نے تعلیمی مراعات منظور کر لی ہیں۔ جو فوراً دی جائینگی۔ اور جنگ ختم ہونیکے ایک سال بعد تک ملتی رہینگی۔

کراچی ۱۳ر جون۔ بالائی سندھ کے مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر میجر جنرل رچرڈسن نے حکم جاری کیا ہے کہ کسی مالک مکان یا مالک اراضی کے احاطہ میں کوئی اسلحہ یا آتشگیر مادہ برآمد ہوا۔ تو اسے ایسے جرم کا مرتکب سمجھا جائیگا جسکی انتہائی سزا موت ہو سکتی ہے۔

لنڈن ۱۳ر جون۔ آزاد بلجئین حلقوں کا بیان ہے، کہ یورپ میں دوسرے محاذ کے امکان سے جرمنوں میں سخت تشویش پیدا ہو گئی ہے اور سارے مقبوضہ یورپ پر نازی فوجی کارروائی کیلئے تعینات کر دیئے گئے ہیں فوجوں کو اترنے سے روکنے کیلئے ہلکی اور درمیانی توپیں نصب کر دی گئی ہیں۔ اور بڑی توپوں کو جنگی جہاز دور رکھنے کے لئے لگا دیا گیا ہے۔

واشنگٹن ۱۳ر جون۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ جاپانی فوجیں جزائر ایلوشین کے انتہائی سرے پر واقع جزیرہ آٹو میں اتر پڑی ہیں۔ اگرچہ فوج۔ بیڑے اور ہوائی جہازوں کے متواتر حملوں نے انہیں ایلوشین کے آباد حصوں سے پیچھے ہٹ جانے پر مجبور کر دیا۔

لنڈن ۱۳ر جون۔ اعلان کیا گیا ہے کہ ماہ مئی میں انگلستان میں بمباری سے ۳۹۹ اشخاص ہلاک اور ۴۲۵ مجروح ہوئے۔ اپریل میں ہلاک شدگان کی تعداد ۹۳۸ تھی۔

لنڈن ۱۳ر جون۔ یہ زبردست افواہ ہے۔ کہ ہٹلر وینس میں تمام محوری اور اتحادی طاقتوں کی ایک بہت بڑی کانفرنس بلانے والا ہے تاکہ جرمن منصوبوں کے مطابق یورپ میں قبل از جنگ ہی نئے نظام کا اعلان کر دیا جائے۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ جاپان۔ جرمنی اور روس کے درمیان صلح کرانے کی کوشش کر رہا ہے لنڈن میں عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ روس اور برطانیہ کے درمیان جو معاہدہ ہوا ہے۔ اُس نے ہٹلر کے روس سے صلح کرنے کے ارادوں کو خاک میں ملا دیا ہے۔ اس معاہدہ سے پہلے برطانیہ کو جرمن ارادوں کا پتہ لگ گیا تھا۔

لکھنؤ ۱۳ر جون۔ فرینڈز آف سوویٹ یونین کمیٹی یو۔پی نے فیصلہ کیا ہے کہ ایک دوستانہ مشن سوویٹ روس بھیجا جائے۔ اس سلسلہ میں کمیٹی ملک کے سرکردہ لیڈروں سے خط و کتابت کر رہی ہے۔

کلکتہ ۱۳ر جون۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ۲۱ر مئی کو بنگال میں سرحد برما کے قریب ایک جاپانی ہوائی جہاز کو جلتے ہوئے گرتا دیکھا گیا۔ تلاش کرنے پر ایک جاپانی ہوا باز کو ایک چوکیدار نے پکڑ کر پولیس کے حوالے کر دیا۔ اس نے گاندھی جی کا نام لے کر اور یہ بتا کر کہ اس نے مسٹر سبھاش چندر بوس کو ٹوکیو میں دیکھا۔ ہمدردی حاصل کرنے کی کوشش کی۔ نیز اس نے اشارات سے یہ بھی کہا۔ کہ میں اور میرا پکڑنے والا دونوں ایشیائی ہیں۔

چنگکنگ ۱۳ر جون۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ صوبہ چیکیانگ میں جاپانی مورچوں کے عقب میں حملے کرتے ہوئے چینی فوجوں نے متعدد بڑے بڑے شہروں پر قبضہ کر لیا ہے۔

نئی دہلی ۱۳ر جون۔ آج شام کو دہلی کے قریب ہندوستانی فضائی فوجوں نے اپنے کمالات دکھائے۔ ڈیوک آف گلوسٹر دو چینی جرنیلوں اور پنجابی فوجوں کے کمانڈر نے انکا معائنہ کیا۔ ہوائی جہازوں نے پہلے ایک ایک۔ پھر دو دو اور بعد میں پانچ پانچ دس دس سپاہیوں کو آٹھ سو فٹ کی بلندی سے پھینکا۔ مظاہرہ کے بعد ڈیوک آف گلوسٹر نے انہیں مبارکباد دی۔

نئی دہلی ۱۳ر جون۔ چونکہ پنجاب میں گندم کی قیمت بڑھ رہی ہے۔ اسلئے گورنمنٹ انڈیا کے ڈیٹ کمشنر کوشش کر رہے ہیں کہ گندم کی برآمد پر پابندی عائد کر دی جائے۔ اور آئندہ برآمد کے پرمٹ جاری کرتے وقت قیمتوں کا موازنہ نہ کیا جائے۔

ڈبلن ۱۳ر جون۔ آئرلینڈ کے محکمۂ اطلاعات نے اعلان کیا ہے کہ آئرلینڈ کے جہاز "ماسٹر آف سٹی" کی غرقابی جرمن ہوائی جہاز کے حملہ کا نتیجہ ہے۔ چنانچہ برلن میں آئرش سفارت خانہ کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ جرمن گورنمنٹ کے پاس زبردست پروٹسٹ کرے۔ اور جہاز اور اس کے مال کے نقصان کیلئے ہرجانہ کا مطالبہ کرے۔

لاہور ۱۳ر جون۔ حکومت پنجاب نے اعلان کیا ہے کہ پنجاب میں عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ حکومت ہند نے اناجوں کے کنٹرول کے متعلق جو حکم جاری کیا ہے اسکے بعد بیوپاریوں کیلئے یہ لازم ہے کہ اناج خریدنے فروخت کرنے یا جمع کرنے سے قبل لائسنس حاصل کریں یہ خیال بالکل غلط ہے۔ اگرچہ حکومت ہند نے اس قسم کی سکیم تیار کی ہے۔ لیکن اس بات کا اختیار صوبائی حکومتوں کے ہاتھ میں ہے کہ اس سکیم پر کب سے عمل شروع ہو۔

لنڈن ۱۲ر جون۔ اعلان کیا گیا ہے کہ روس اور کینیڈا نے آزادانہ تعلقات قائم کر لئے ہیں۔ اب ماسکو اور اوٹاوہ میں کینیڈین ڈیلیگیشن اور سوویٹ ڈیلیگیشن کے دفاتر کھل جائیں گے۔

سکندر آباد ۱۲ر جون۔ یہاں خون کا ایک بنک قائم کیا گیا ہے۔ جہاں خون کی ایک سو بوتلیں ہر وقت تیار رکھی جائیں گی۔

نئی دہلی ۱۲ر جون اعلان کیا گیا ہے کہ ہز ایکسی لنسی گورنر بر ما ملک معظم کی حکومت کے ساتھ مشورہ کرنیکے لئے عنقریب لنڈن تشریف لے جائیں گے۔

لنڈن ۱۲ر جون۔ مسٹر ایڈن وزیر خارجہ برطانیہ نے انگلینڈ اور روس کے معاہدہ کے متعلق ایک تقریر کرتے ہوئے کہا۔ جنگ کے سایہ تلے ہم نے وہ معاہدہ تلاش کر لیا ہے جو امن کے زمانہ میں ہم سے دُور رہا۔ اس معاہدہ کے بعد ہم اسوقت مل کر لڑتے رہینگے جبتک فتح حاصل نہیں ہو جاتی اور میں اپنے ساتھیوں کی طرف سے یہ حلف اٹھاتا ہوں کہ ہماری گورنمنٹ کی طرف سے اس کوشش میں کوئی کسر باقی نہیں رہے گی۔ ہمارا پہلا کام ہٹلر اور اسکی گورنمنٹ کو تباہ کرنا ہے۔

وشی ۱۲ر جون۔ کل انقرہ سے اطلاع موصول ہوئی تھی کہ جرمن فوج شمالی کاکیشیا کے جزیرہ نما تامن میں داخل ہو گئی ہے۔ آج یوکرین کے محاذ سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ جرمن فوج معمولی دیکھ بھال کے بعد جزیرہ نما تامن سے واپس چلی گئی ہے۔

لنڈن ۱۲ر جون۔ پراگ ریڈیو نے اعلان کیا ہے، کہ ہائیڈرک کے قتل کے سلسلہ میں ۳۰ اور چیکوں کو گولی سے اڑا دیا گیا ہے جنمیں ۱۰ عورتیں بھی ہیں۔ ہائیڈرک کے قتل کے سلسلہ میں اسوقت تک نازی درندے قریباً ۴۳۰ چیکوں کو ہلاک کر چکے ہیں۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر:۔ غلام نبی۔